# شذرات

مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ایک دوسرے سے قریب لانے کی علمی و فکری تحریکیں بہت سے اسلامی ملکوں میں چل رہی ہیں۔ اس سلسلے میں قاہرہ سے ایک کتاب "دعوۃ التقریب من خلال رسالۃ الاسلام" چھپی ہے، جس میں دنیائے اسلام کے مشہور سُنّی اور شیعہ علما اور اہل فکر کے مقالات ہیں۔

قاہرہ ہی میں کافی عرصے سے سنی اور شیعہ علما پر مشتمل ایک جماعت "التقریب بین المذاہب الاسلامیہ" کے مقصد کے لیے قائم ہے، اور وہ ایک ماہوار رسالہ "الاسلام" بھی نکالتی ہے۔ اس جماعت کی کوشش یہ ہے کہ مسلمان فرقوں میں جو مشترک اصول و مقاصد ہیں ان سے ان فرقوں کے اہل علم کو متعارف کرایا جائے۔ ایک زمانہ تھا کہ شیعی فقہ تو درکنار سنی فقہ تک کے چار مذاہب ایک دوسرے کے فتاویٰ کو قبول نہیں کرتے تھے۔ لیکن اب تقریباً تمام مسلمان ملکوں میں یہ رجحان پیدا ہو رہا ہے کہ قانون سازی میں سنی فقہ کے چار مذاہب کے علاوہ دوسرے فرقوں کے مذاہب فقہ سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر مصر میں ۱۹۴۳ء میں وراثت و وقف اور ۱۹۴۶ء میں وصیت کے متعلق جو قوانین مرتب ہوئے انھیں "مذاہب اربعہ، مذاہب صحابہ و تابعین، مذہب الطبری، مذہب ابن حزم اور مذہب الزیدیہ سے منتخب کیا گیا"۔ انھیں دنوں قاہرہ میں وزارت اوقاف کی طرف سے ایک فقہی انسائیکلو پیڈیا شائع ہو رہا ہے جس میں چار سنی مذاہب فقہ کے ساتھ ساتھ ظاہریہ، امامیہ، زیدیہ اور اباضیہ (خارجیہ) کے احکام فقہ بھی درج ہیں۔

ادارۂ ثقافت اسلامیہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد یہی "التقریب بین المذاہب الاسلامیہ" ہے۔ ادارہ کی طرف سے اب تک جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں، ان میں اسی مقصد کو سامنے رکھا گیا ہے۔ حال ہی میں مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی نے شیعہ و سنی کی متفق علیہ روایات جمع کی ہیں اور ادارہ نے انھیں "مجمع البحرین" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا ملک کے تمام علمی و دینی حلقوں نے خیر مقدم کیا ہے۔ ادارہ کی یہ کوششیں برابر جاری رہیں گی اور اس سلسلے میں اور کتابیں بھی شائع کی جائیں گی۔

واقعہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی فکری و جذباتی ہم آہنگی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اس کا حصول صرف اسی طرح ممکن ہے کہ مشترکہ امور پر زور دیا جائے اور اختلافی مسائل کو نظر انداز کیا جائے۔